اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

# الفضل

روزنامہ — لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ روپے — سہ ماہی ۷ روپے — ماہوار ۲½ روپے — فی پرچہ ۱ آنہ

یوم جمعہ — ۴ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ★ ۷ تبوک ۱۳۳۰ھش ★ ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء ★ نمبر ۲۰۸

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ ستمبر۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے حسب ذیل اطلاع ارسال فرمائی ہے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے میری بیٹی آصفہ (بیگم کیپٹن مرزا مبشر احمد) کو گزشتہ شب ۵ اور ۶ ستمبر کی درمیانی رات کو ساڑھے نو بجے لڑکا عنایت کیا ہے الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ اور بچہ کو صحت و عافیت سے رکھے اور نومولود کو اللہ تعالیٰ سلسلہ اور خاندان کے لئے نافع وجود بنائے۔

## چنے کی برآمد پر پابندیاں ختم

کراچی ۶ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے ایک خاص حکم کے ذریعے پاکستان کے صوبوں کے درمیان چنے اور چنے کی بنی ہوئی اشیاء کی برآمد پر جو پابندی عاید کر رکھی تھی۔ وہ ختم کر دی ہے۔ تمام صوبوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اس حکم پر فوراً عمل شروع کر دیں اس حکم کی رو سے اب چنا اور اسکی بنی ہوئی اشیاء پاکستان کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں بھی بلا روک ٹوک بھیجی جائیں گی۔ البتہ دوسرے ملکوں کے لئے یہ پابندیاں جاری رہیں گی۔

## مکانوں سے بے دخلی روکنے کے آرڈیننس کا نفاذ

پشاور ۶ ستمبر۔ حکومت سرحد نے مزارعین کو مکانوں سے دخل کرنے سے روکنے والے آرڈیننس کو بنوں کے ضلع اور بالائی تنوال کے علاقوں میں بھی نافذ کر دیا ہے۔ یاد رہے۔ آج سے پندرہ روز قبل یہ آرڈیننس صرف پشاور۔ ہزارہ اور مردان کے اضلاع ہی میں نافذ کیا گیا تھا۔

## ستلج اور انصاف سے پابندی ختم

بہاولپور ۶ ستمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق حکومت بہاولپور نے انصاف اور ستلج پر سے عائد شدہ پابندیاں ہٹالی ہیں۔

## ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت زار

بمبئی ۶ ستمبر۔ بمبئی کے ایک اخبار کی رپورٹ کے مطابق کاٹھیاواڑ کے ایک شہر میں جو فساد ہوا تھا اس میں ۲۰ مسلمانوں کی دو کانیں لوٹ لی گئیں۔ سو ہندوؤں نے مسلمانوں کی دوکانوں پر حملہ کیا۔ اور انکی دکانوں ہزاروں کا مال و اسباب لوٹ لیا

احمد آباد ۶ ستمبر۔ خبر آئی ہے کہ آج گاؤکشی کے امتناع کے مظاہرہ کرنیوالوں میں سے ۱۲ اشخاص ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔ یہ مظاہرے گزشتہ ۱۱ دن سے جاری ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) اندر آں وقتیکہ دنیا پر ز شرک و کفر بود
ہیچ کس را خوں نشد دل جز دلِ آں شہریار

ہیچ کس از خبثِ شرک و رجسِ بت آگہ نشد
ایں خبر شد جانِ احمد را کہ بود از عشق زار

(۱) اسوقت جبکہ دنیا شرک اور کفر سے بھری ہوئی تھی۔ اس سردرِ عالم کے دل کے سوا اور کسی کا دل رنج اور غم سے پگھل کر خون نہ ہوا

(۲) کوئی شخص بھی شرک کی ناپاکی اور بت پرستی کی پلیدی سے واقف نہ ہوا۔ اس بات کا صرف احمد کو پتہ لگا جو عشق سے نڈھال تھا

# نام نہاد اسمبلی کے ممبروں کی بلامقابلہ کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ کشمیری عوام نے انتخابات کا متفقہ طور پر بائیکاٹ کر رکھا ہے

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے صدر ڈاکٹر پریم ناتھ بزاز نے ایک بیان میں اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد اسمبلی کے لئے شیخ عبداللہ کے حامیوں کی کثیر تعداد بلا مقابلہ کامیاب ہوگئی ہے۔ کہا یہ اس وجہ سے نہیں کہ انہیں وادی میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہے۔ بلکہ اس لئے ہے کہ تمام مقامی معقول سیاسی پارٹیوں نے اس انتخابی ڈھونگ کے بائیکاٹ کرنے کا متحدہ طور پر فیصلہ کر رکھا ہے اور یہ نام نہاد بلا مقابلہ کامیابی محض کشمیر کے جمہوریت پسند عوام کے اس تاریخی فیصلہ کی وجہ سے ہے۔ اور اس بات کا بین ثبوت ہے کہ کشمیر کے عوام نے متحدہ طور پر ان انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کا جو تاریخی فیصلہ کیا تھا۔ وہ اس میں نہایت کامیاب رہے ہیں۔ آپ نے کہا دراصل انتخابات محض چند نیشنلسٹ غدار لڑ رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا ہے کہ اگر ہر دلعزیزی کا یہی عالم ہے۔ جس کا کہ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ تو پھر شیخ عبداللہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ سے کیوں ڈر رہے ہیں اور اسپر ہندوستانی تلواروں کے سائے میں اس انتخابی ڈھونگ کو ترجیح دیتے ہیں۔

## ایک فیاضانہ تجربہ

سان فرانسسکو ۶ ستمبر سان فرانسسکو کانفرنس آج رات بھی ایک اجلاس ہوگا۔ جس میں پاکستان کے وزیر خارجہ تقریر کریں گے۔ کل دو رسمی اجلاس ہوئے۔ جن میں فریق کار کے دیگر امور زیر بحث آئے۔ اور جسے خطاب کرتے ہوئے پاکستانی مندوب اعلیٰ وزیر خارجہ پاکستان نے کہا جاپان کا یہ صلحنامہ مختلف قسم کے نظریوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی ایک منصفانہ کوشش ہے۔ اور مفتوح کے زخموں کو مندمل کرنے کے علاوہ اسے عزت وقار اور اطمینان بخش پوزیشن پر بحال کرنے کا ایک فیاضانہ تجربہ ہے

آپ کے علاوہ کل روسی مندوب نے مسٹر گرومیکو نے بھی تقریر کی اور صلحنامہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا یہ صلحنامہ امن کا نہیں بلکہ مشرق بعید میں ایک نئی جنگ کا معاہدہ کی بنیاد ہے۔

## نزدیک و دور سے — ۶ ستمبر

★ لنڈن ۶ ستمبر۔ سابق اینگلو ایرانی آئل کمپنی نے ایک اعلان میں ایران کے غیر صاف شدہ تیل کی پیداوار اور اس کی فروخت کو بین الاقوامی عدالت کے احکام کی خلاف ورزی بتایا ہے۔

★ لاہور۔ کارپوریشن کے ملیریے کی سدباب کی مہم کے سلسلہ میں گزشتہ پندرھواڑہ میں جو ۲۵ اگست کو ختم ہوا ہے۔ ۲۹ دیہات میں کیڑے پتنگے مارنے کی دوا چھڑکی گئی۔ ۱۹۰۔ ۳۸ ایسی جگہوں پر تیل چھڑکا گیا۔ اور انہیں خشک کیا گیا۔ جہاں مچھر پل سکتے تھے اس کے علاوہ ۲۰۔۵ مکانوں میں دوا چھڑکی گئی۔ جس کے کمروں کی تعداد ۱۶۷۹۷ تھی۔

★ طہران۔ برطانیہ کو الٹی میٹم دیئے جانے کے سلسلے میں پارلیمنٹ کا اجلاس بند کر دیا گیا۔ کیونکہ پارلیمنٹ کا کورم پورا نہ تھا۔ اور ایوان کے باہر مظاہرین مخالف اراکین کو قتل کر دو کے اشتعال انگیز نعرے لگا رہے تھے۔

★ نئی دہلی۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ کو وزیر مملکت مسٹر گوپال سوامی آئینگر نے بتایا کہ نئی پر دہ مقررہ سرحدی پولیس کو اور بھی مضبوط کر دیا گیا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت پولیس کی نفری میں اضافہ کے مسئلہ پر بھی غور کر رہی ہے۔

★ لنڈن۔ برطانوی دفتر خارجہ کی ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ کو اگر ایران نے بات چیت کے لئے کوئی نئی تجاویز پیش کیں تو بات چیت پر آمادہ ہے۔

## مسجومی پارٹی صلحنامۂ جاپان کے حق میں

جکارتا ۶ ستمبر۔ آج جکارتا میں مسجومی پارٹی نے جاپانی صلحنامہ پر دستخط کرنے پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔ تحریک کی حمایت میں ۷ اور مخالفت میں ۱۲ ووٹ آئے۔ دو ارکان نے رائے نہ دی۔ یاد رہے مسجومی پارٹی انڈونیشیا کی مخلوط حکومتی پارٹی کی سب سے بڑی پارٹی ہے۔

## کمیونسٹوں نے کوئی جواب نہیں دیا

ٹوکیو ۶ ستمبر۔ جنرل رجوے نے کیسانگ کے علاوہ کسی اور مقام پر عارضی صلح کی از سر نو بات چیت کرنے کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی اور اسے صبح کمیونسٹوں کے رابطہ افسر تک پونچایا تھا۔ کمیونسٹوں کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ آپنے اس تجویز میں لکھا ہے کہ کیسانگ ہی میں دوبارہ بات چیت شروع کرنا خالی از خطرہ نہیں آپ نے اس امر پر بھی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ کہ کامل سات ہفتہ تک بات چیت جاری رہی لیکن اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

ٹوکیو۔ خبر آئی ہے کہ کمیونسٹ ایک بڑے حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ آس پاس کے علاقوں سے ۵ ہزار رضاکار کیسانگ سے صرف ۱۳ میل تک پہنچا دیئے گئے ہیں۔ اتحادی فوجوں نے کمیونسٹوں کے سپلائی کے راستوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے گزشتہ گیارہ دنوں میں کمیونسٹوں کی ۵ ہزار گاڑیاں یا تو تباہ کر دی ہیں۔ یا انہیں نقصان پہنچایا ہے کمیونسٹوں نے بھی گزشتہ ہفتہ کی لڑائی میں ۲۸ ہوائی جہازوں کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ — ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

# تحریک جدید کو دس ہزار روپے کا گرانقدر عطیہ

## جماعت کیلئے حضور کا اسوہ حسنہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں ہر سال کی قربانی بفضلہ تعالیٰ خاندانی اور انفرادی طور پر جماعت کے ہر خاندان اور فرد سے زیادہ رہی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام اور تبلیغ احمدیت کے لئے تحریک جدید کے مالی فنڈ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مرحومہ بیویوں۔ مرحومہ بھتیجی اور جماعت کے نادار دوستوں کی طرف سے دس ہزار روپے کی گرانقدر رقم عطا فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ عملی نمونہ احباب جماعت کے لئے ایک اور یاددہانی ہے کہ انہیں تحریک جدید کے بارے میں اپنے وعدوں کو جلد تر ادا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے اسوہ حسنہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید

# تحریک جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعلان پر مخلصین جماعت کی طرف سے عاشقانہ لبیک

## ربوہ میں مزید ۱۴۸ نوجوانوں کی تحریک جدید میں شرکت

جیسا کہ احباب الفضل میں پڑھ چکے ہیں ۲ ستمبر کو ربوہ میں جوش و خروش کے ساتھ یوم تحریک جدید منایا گیا۔ دراصل اس دن کی تیاری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کے بعد سے ہی شروع ہو چکی تھی۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہل ربوہ کو بالخصوص ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریک جدید کیلئے زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ چنانچہ ربوہ کے مختلف محلوں کی طرف سے اس وقت تک جو رپورٹیں مل چکی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مزید ۱۴۸ نوجوانوں نے تحریک جدید کے مالی جہاد کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ربوہ کے متعدد دوستوں نے حضور کا یہ خطبہ سننے کے بعد اپنے وعدوں کو ادا بھی فرما دیا ہے۔ اخبار میں عدم گنجائش کے باعث نام شائع کرنے ممکن نہیں۔ بیرونی جماعتوں نے بھی وعدوں کی وصولی اور نئے وعدوں کے لئے قابل قدر کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام جماعتوں کی کوششوں کے بہتر سے بہتر نتائج عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

— بقیہ لیڈ از صفحہ ۳ —

اور کیا ان لوگوں کے واقعات سے ان کا یہ دعوےٰ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں محض ارتداد اور تنہا ارتداد کی سزا قتل ہے۔ اگر ان لوگوں کا جرم محض ارتداد نہ تھا۔ بلکہ انہوں نے کھلم کھلا بغاوت اختیار کی۔ اور مسلمانوں کو قتل کیا۔ اور اس بات کی کوشش کی کہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں۔ اور اسلامی سلطنت کو جڑ سے اکھیڑ ڈالیں۔ اور اسلام کو نابود کریں۔ تو پھر اسے حامیان قتل مرتد کیا یہ افسوس کا مقام نہیں۔ کہ آپ ایسے لوگوں کی مثال پیش کرکے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام میں محض ارتداد اور تنہا ارتداد کی سزا قتل ہے۔ کیا ایسی مثالوں کے پیش کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ لوگوں کے ہاتھ میں کوئی ثبوت نہیں۔ اس لئے واہیات باتیں پیش کر رہے ہو۔ کچھ تو اپنی مولویت کے نام کی شرم کرنی چاہیئے۔

میں اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ بیشتر اس کے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسی قوموں کی گوشمالی کے لئے لشکر مختلف اطراف میں روانہ کریں۔ ان میں سے بعض نے بغیر حضرت ابوبکر رض کے حملے کے خود بخود مدینہ پر حملہ کیا۔ اس سے ناظرین ان مرتدین کے ارادوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ لیکن دو وجہوں سے عام طور پر مرتدین مدینہ پر چڑھائی کرنے سے رکے رہے۔ ایک وجہ یہ تھی کہ جن اقوام نے مدینہ پر حملہ کیا۔ ان پر حضرت ابوبکر رض اور آپ کے ساتھیوں نے نہائت شجاعت اور دلیری سے حملہ کرکے ان کو منتشر کر دیا۔ اس سے دوسری قوموں پر مسلمانوں کا رعب قائم ہو گیا۔ دوسرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر معاً لشکر اسامہ کے روانہ ہو جانے سے یہ ایک بڑا بھاری فائدہ پہنچا کہ عرب کی اقوام نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ مسلمانوں کی طاقت بہت زبردست اور قوی ہے تبھی تو انہوں نے عرب کے مرتدین کی کچھ پروا نہیں کی۔ اور بلا کسی خوف کے ایک بھاری لشکر ملک شام کی طرف روانہ کر دیا ہے۔

صاحب تاریخ الکامل لکھتے ہیں وکان انفاذ جیش اسامۃ اعظم الامور نفعاً للمسلمین فان العرب قالوا لو لم یکن بھم قوۃ لما ارسلوا ھذا الجیش فکفوا عن کثیر ما کانوا یریدون ان یفعلوہ (تاریخ الکامل جلد ۲ صفحہ ۱۳۹) یعنے لشکر اسامہ بھیجا جانے سے مسلمانوں کو بہت ہی بڑا فائدہ پہونچا۔ کیونکہ عرب کی قوموں نے کہا کہ اگر مسلمانوں میں طاقت اور قوت نہ ہوتی تو وہ ایسے وقت میں اس لشکر کو روانہ نہ کرتے پس اس خیال سے وہ اپنے بہت سے ارادوں سے رک گئے۔

اس حوالہ سے بھی صاف ظاہر ہے کہ تمام مرتد قبائل مدینہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے اور صرف اس وجہ سے رک رہے کہ لشکر اسامہ کی روانگی سے انہوں نے نتیجہ نکالا کہ مسلمانوں میں بہت بڑی طاقت اور قوت ہے اگر ناظرین تفصیل وار ان قوموں کے حالات جن پر حضرت ابوبکر رض نے لشکر اسامہ کی واپسی کے بعد فوج کشی کی کتب تاریخ میں مطالعہ فرمائیں۔ تو ان پر روز روشن کی طرح یہ امر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ یہ قومیں صرف ارتداد اور محض ارتداد کی مرتکب نہیں ہوئیں تھیں۔ بلکہ ان سب قوموں نے سلطنت اسلام کے خلاف بغاوت اختیار کی تھی۔ اور اگر ان پر فوج کشی نہ کی جاتی تو یہ لوگ اس بات پر تلے ہوئے تھے کہ مسلمانوں کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیں۔ روز بروز ان کی جمعیت بڑھتی جاتی تھی۔ اور اگر ان اقوام کو کچھ مزید مہلت مل جاتی تو ان کی جمعیت اس قدر مضبوط ہو جاتی تھی۔ ان کا حوصلہ اس قدر بڑھ جاتا کہ تمام گرد و نواح کے مسلمانوں کو تہ تیغ کرکے آخر مدینہ پر حملہ آور ہوتے۔ پس ضروری تھا کہ مسلمان ان پر حملہ آور ہو کر ان کی جمعیت کو توڑتے اور اس آگ کو جو تمام اطراف میں پھیل کر مسلمانوں کی ہستی کو خطرے میں ڈال رہی تھی بجھا دیتے ہر ایک شخص جو تاریخ سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہے۔ اس بات کو تسلیم کرے گا۔ کہ اگر اس وقت حضرت ابوبکر رض ان مرتد اقوام کے ساتھ قتال نہ کرتے تو آج نہ اسلام نظر آتا۔ اور نہ مسلمانوں کا وجود پایا جاتا۔

اس شہادت سے ظاہر ہے کہ جنگ کی ابتدا مانعین زکوٰۃ کی طرف سے ہوئی۔ یعنی نہ صرف ان لوگوں نے زکوٰۃ کے ادا کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ مسلمانوں کے خلاف خود ہی تلوار اٹھائی۔ اور جنگ کی بنیاد ڈالی۔

جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جن قبائل نے ارتداد اختیار کیا۔ ان کا ارتداد مذہبی اختلاف تک محدود نہ تھا بلکہ انہوں نے سلطنت اسلامی سے بغاوت اختیار کی تلوار کو ہاتھ میں لیا۔ مدینہ منورہ پر حملہ کیا۔ اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کو قتل کیا۔ آگ میں ڈالا اور ان کا مثلہ کیا۔ جیسا کہ طبری کی مندرجہ ذیل عبارت سے ظاہر ہے۔

ولم یقبل خالد (بعد ھزیمتھم) من احد من اسد و غطفان ولا ھوازن ولا سلیم ولا طیء الا ان یاتوہ بالذین حرقوا ومثلوا وعدوا علی اھل الاسلام فی حال ردتھم (طبری جلد ۴ صفحہ ۱۹۱۹ ایضاً ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۷۱ و تاریخ الکامل جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ بتغائر الالفاظ)

یعنے جب بنی اسد اور غطفان اور ہوازن اور بنی سلیم اور بنی طی کو شکست ہوئی تو خالد رض نے ان کو معافی دینے سے انکار کیا۔ جب تک وہ ان لوگوں کو پیش نہ کریں۔ جنہوں نے مرتد ہونے کے بعد مسلمانوں کو آگ میں ڈالکر جلایا اور ان کے ہاتھ پاؤں ناک وغیرہ کاٹے اور ان پر ظلم کئے۔

اسی طرح تاریخ سے ثابت ہے کہ مرتدین نے قوم اپنے اپنے علاقوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عمال کو نکالدیا اور بعض جگہ مرتدین نے جداگانہ بادشاہت بھی قائم کر لی یا قائم کرنے کی کوشش کی مثلاً ابن خلدون نے لکھا ہے۔ وارتدت ربیعۃ ونصبوا المنذر بن النعمان بن المنذر وکان یسمی المغرور فاقاموہ ملکا کما کان قومہ بالحیرۃ (ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۷۱ و طبری جلد ۴ صفحہ ۱۹۶۱) یعنے بنو ربیعہ نے (جو بحرین کا ایک قبیلہ تھا) ارتداد اختیار کیا۔ اور مرتد ہونے کے بعد المنذر بن النعمان کو کھڑا کیا جو مغرور کے خطاب سے مشہور تھا۔ اور اس کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔

پس ان حالات میں یہ کہنا کہ عہد خلافت اولے میں مسلمانوں کا مرتدین سے قتال کرنا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ اسلام میں محض ارتداد کے لئے قتل کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ ایک باطل دعوےٰ ہے اور جو شخص ایسا دعوےٰ کرتا ہے۔ یا تو تاریخ اسلام سے قطعاً ناواقف ہے یا عمداً دنیا کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔

روزنامہ الفضل لاہور
۷ ستمبر ۱۹۵۱ء

# مرتدین کے محارب ہونے کا تاریخی ثبوت

پرسوں ہم نے عرض کیا تھا کہ مانعین زکوٰۃ وصلوٰۃ کے خلاف حضرت ابوبکرؓ نے جہاد کیا ان کے مکمل تاریخی حالات یہاں بیان نہیں کر سکتے صرف "عینی شہادت" پر اکتفا کرتے ہیں۔ حضرت مولانا شیر علی رضی کی کتاب "قتل مرتد اور اسلام" میں کسی قدر وضاحت سے ان کے تاریخی حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ہم آج مسئلہ قتل مرتد پر اس انسائیکلوپیڈیا سے وہ حصہ درج کر دیتے ہیں جو ان باغیوں کے متعلق ہے۔ تاکہ یہ پہلو بھی تشنہ نہ رہے فھو ھذا

"قتل مرتد کے دعویداروں نے اپنے زعم میں سب سے زیادہ زبردست مثال جو اپنے دعوے کی تائید میں پیش کی ہے۔ وہ اس ارتداد کی مثال ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت وقوع میں آیا۔ ان کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ کا اپنے عہد خلافت کے مرتدین کے ساتھ جنگ کرنا اس امر کا قطعی اور یقینی ثبوت ہے کہ اسلام میں محض ارتداد کی سزا قتل ہے۔

ہمارے بھولے بھالے مولوی صاحبان عرب کے قبائل کی طبیعت سے بالکل ناواقف ہیں۔ وہ ارتداد کے لفظ کو سنکر یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ مرتدین بالکل بے ضرر لوگ تھے۔ ان کا اس سے زیادہ کوئی قصور نہ تھا کہ وہ زکوٰۃ خلیفہ وقت کو ادا کرنا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ اور نمازیں پڑھنا چھوڑ بیٹھے تھے۔ اس سے زیادہ ان کا کوئی قصور نہ تھا۔ نہ وہ مسلمانوں سے لڑتے تھے اور نہ کسی کو کوئی گزند پہونچاتے تھے۔ ان کو حکومت اسلامی سے کوئی پرخاش نہ تھی۔ بلکہ وہ خلیفہ وقت کے تابعدار اور معاون و مددگار تھے۔ اور اسلامی حکومت کے ماتحت وہ امن اور فرمانبرداری سے زندگی بسر کرنے کے خواہاں تھے۔ پس اگر ان کا کوئی قصور تھا تو یہی تھا کہ زکوٰۃ اور نماز کو وہ ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ اگر مولوی صاحبان کا ایسا خیال ہے تو یہ ان کا بھولا پن ہے۔ وہ اس زمانہ کے تمدن اور ان لوگوں کے رازسے بے خبر ہیں۔ ان کے ارتداد کے یہ معنے نہ تھے۔ کہ ان کو صرف مذہبی اختلاف تھا۔ ورنہ اپنی ملکی زندگی میں وہ اس سلطنت اسلامی کے خیرخواہ اور تابعدار تھے۔ جس کی رعایا ہونے کا وہ مدینہ میں اپنے نمائندوں اور وفود کے ذریعہ اعلان کر چکے تھے۔ بلکہ ان کے ارتداد کے عملی رنگ میں یہ معنے تھے کہ انہوں نے اس سلطنت اسلامی سے جس کی ماتحتی کا جوا وہ اپنی گردنوں پر رکھ چکے تھے بغاوت اختیار کی۔ یہی وجہ ہے کہ ارتداد کے ساتھ ہی انہوں نے اسلام کے خلاف تلوار اٹھائی۔ اور جو لوگ ان میں سے اسلام پر قائم رہے۔ ان کو قتل کیا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے لشکر جمع کرنے شروع کر دیئے اسلامی سلطنت سے اپنے آپ کو آزاد کر لیا۔ اور خود دارالسلطنت اسلامیہ پر حملہ کیا۔ اور اس کا محاصرہ کیا اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہا۔ اگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے ساتھ جنگ کی۔ اور ان کو تلوار کے ساتھ زیر کیا۔ اور باغیوں کی سرکوبی کی۔ تو اس سے یہ استدلال نہیں ہو سکتا۔ کہ اسلام میں محض ارتداد کی سزا قتل ہے۔ اگر ملک میں امن تھا اور مرتدین کو صرف مذہبی اختلاف تھا اور بغاوت کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت اسامہ بن زید کے لشکر کی روانگی کے وقت عمائد مہاجرین و انصار حضرت ابوبکرؓ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی کہ ایسے خطرہ کے وقت میں اس لشکر کا روانہ کرنا مصلحت کے خلاف ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ اگر وہ ارتداد جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبائل عرب میں نمودار ہوا بالکل ایک بے ضرر تحریک تھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے روانگی سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت ابوبکرؓ کے پاس بھیجا اور مع لشکر واپس آنے کی اجازت مانگی اور وجہ یہ پیش کی۔ کہ ان معی وجوہ الناس وجلتھم ولا آمن علی خلیفۃ رسول اللہ وحرم رسول اللہ والمسلمین ان یتخطفھم المشرکون۔ یعنی میرے ساتھ بڑے بڑے آدمی ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ مشرکین خلیفہ وقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حرم محترم اور دوسرے مسلمانوں پر حملہ نہ کر دیں۔

میرے خیال میں حامیان قتل مرتد کو اس امر کے یقین دلانے کا کہ وہ مرتدین کی جماعت جن کے خلاف حضرت ابوبکرؓ نے قتال کیا۔ ایک بے ضرر جماعت نہ تھی سہل ترین طریق یہ ہے کہ ان مرتدین کے حالات میں سے کچھ صفحہ تاریخ سے نقل کر کے ان کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تا ان کو معلوم ہو کہ یہ لوگ بے ضرر بڑے نہ تھے۔ جیسا کہ مولوی صاحبان نے اپنی سادگی سے سمجھ رکھا ہے بلکہ وہ خونخوار اور وحشی درندے تھے۔ اور اگر ان کے خلاف حضرت صدیق اکبرؓ نے تلوار اٹھائی تو اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسلام میں محض ارتداد اور تنہا ارتداد کی سزا قتل ہے (۱) جیسا کہ ذکر کیا گیا تھا لشکر اسامہ کی روانگی کے بعد مدینہ کے قرب وجوار کے مرتدین نے مدینہ پر حملہ کیا۔ اور کئی دن تک محاصرہ کئے ہوئے پڑے رہے حضرت ابوبکرؓ نے انہی تھوڑے سے آدمیوں کو جو لشکر اسامہ سے بچ رہے تھے ساتھ لے کر محاصرین پر حملہ کر کے ان کو منتشر کیا۔

طبری میں لکھا ہے وکان اول من صادم عبس وذبیان عاجلوہ فقاتلھم قبل رجوع اسامۃ (طبری ۴ صـ۱۸۷) یعنی سب سے پہلے جن قبیلوں نے مدینہ پر حملہ کیا وہ عبس وذبیان تھے۔ انہوں نے پہلے حضرت ابوبکرؓ پر حملہ کیا اور اسامہ کی واپسی سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے ان کے ساتھ جنگ کی ابن خلدون میں لکھا ہے فعاجلت عبس وذبیان ونزل آخرون (بنو اسد۔ فزارہ۔ غطفان۔ طئی۔ ثعلبہ۔ بنو کنانہ وغیرھم طبری جلد ۴ صـ۱۸۷۳ الی صـ۱۸۷۶) بذی القصہ (ابن خلدون جلد ۲ صـ۶۵) یعنی عبس وذبیان قبیلوں نے پہلے حضرت ابوبکرؓ پر حملہ کیا اور دوسری قومیں یعنی بنو اسد فزارہ۔ غطفان۔ طئی۔ ثعلبہ۔ بنو کنانہ وغیرہم ذی القصہ میں آکر جمع ہو گئے۔

خمیس میں لکھا ہے واقبل خارجۃ بن حصن بن حذیفہ بن بدر فکان فمن ارتد فی خیل من قومہ الی المدینۃ یرید ان یخذل الناس عن الخروج او یصیب عزۃ فیغیر فاغار علی ابی بکر ومن معہ وھم غافلون (خمیس جلد ۲ صـ۲۳۷) یعنی خارجہ بن حصن جو مرتدین میں سے تھا اپنی قوم کے کچھ سوار لے کر مدینہ کیطرف بڑھا تاکہ صحابہؓ کے نکلنے سے قبل ہی غفلت میں چھاپہ مارے۔ اس لئے اس نے حضرت ابوبکرؓ اور آپ کے ساتھ کے مسلمانوں پر چھاپہ مارا جبکہ مسلمان بے خبر تھے۔

بعض مرتدین نے مدینہ میں وفود بھیجے۔ تا نماز و زکوٰۃ میں معافی مل جائے۔ اور جب حضرت ابوبکرؓ نے صاف جواب دیا۔ تو ان لوگوں نے مدینہ پر حملہ کیا۔ ادھر حضرت ابوبکرؓ نے ان وفود کے چلا جانے کے بعد مسلمانان مدینہ کو اکٹھا کر کے یوں خطاب کیا۔

ان الارض کافرۃ وقد رائ وفدھم منکم قلۃ وانکم لا تدرون الیلاً توتون ام نھاراً وادناھم منکم علی برید وکان القوم مائلون ان نقبل منھم ونوادعھم وقد ابینا علیھم ونبذنا الیھم عھدھم فاستعدوا واعدوا فما لبثوا الا ثلاثا حتی طرقوا المدینۃ غارۃ مع اللیل وخلفوا بعضھم بذی حسیٰ لیکونوا لھم ردأ (طبری جلد ۴ صـ۱۸۷۵) یعنی تمام ملک اب کافر ہے۔ اور ان کے وفد نے تمہاری قلت تعداد کو دیکھ لیا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ رات کے وقت تم پر حملہ کریں یا دن کو اور ان میں سے قریب ترین لوگ تم سے صرف ایک منزل کے فاصلہ پر ہیں وہ چاہتے تھے کہ ہم ان کی بات قبول کر کے ان سے معاہدہ کر لیں اور ہم نے اس سے انکار کیا۔ پس تم ان کے حملہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور تین دن ہی گزرے تھے کہ انہوں نے رات کے وقت مدینہ پر آ کر چھاپہ مارا اور ایک جماعت کو ذی حسیٰ میں چھوڑ آئے۔ تا وہ ان کے مددگار ہوں۔

حامیان قتل مرتد نوٹ کریں کہ یہ چھاپہ مارنے والی جماعت وہی لوگ تھے جو زکوٰۃ معاف کرانے کے لئے مدینہ آئے تھے۔ جب درخواست نامنظور ہوئی۔ تو تین دن کے اندر مدینہ پر حملہ کر دیا۔

مندرجہ بالا حوالجات سے ناظرین نے دیکھ لیا ہے کہ مرتدین نے مسلمانوں پر حملہ کرنے میں پیش دستی کی اور ان کو قلیل اور کمزور دیکھ کر سمجھا کہ ہم مدینہ کو فتح کر لیں گے اور اسلامی سلطنت کے پایۂ تخت پر قابض ہو جائیں گے۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق خلیفۂ وقت کی تائید کی۔ اور دشمنوں کو خائب وخاسر لوٹا دیا۔

مرتدین نے صرف مدینہ پر ہی حملے نہیں کئے تھے بلکہ انہوں نے مرتد ہوتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد معاً ان صادق الایمان مسلمانوں کو بھی تہ تیغ کر دیا۔ جو ان قوموں میں بستے تھے۔ اور جو باوجود اپنی قوم کے مرتد ہو جانے کے اسلام پر قائم رہے تھے۔ چنانچہ ابن خلدون میں لکھا ہے۔ فوثب بنو ذبیان وعبس علی من فیھم من المسلمین وفعل ذالک غیرھم من المرتدین (ابن خلدون جلد ۲ صـ۶۶) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سنتے ہی بنو ذبیان اور عبس نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا، جو ان میں مسلمان تھے۔ اور یہ کام صرف بنو ذبیان اور عبس نے ہی نہ کیا۔ بلکہ ان کے سوا جو دوسری مرتد قومیں تھیں۔ انہوں نے بھی اسی طرح ان مسلمانوں کو قتل کر دیا تھا۔ جو ان میں آباد تھے۔

طبری نے لکھا ہے۔ فوثب بنو ذبیان وعبس علی من فیھم من المسلمین وقتلوھم کل قتلۃ وفعل من وراءھم فعلھم (طبری جلد ۴ صـ۱۸۷) یعنی جونہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پہنچی۔ بنو ذبیان اور عبس ان مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے جو ان میں رہتے تھے۔ اور ان کو ہر ایک طریق سے قتل کیا۔ اور جو قومیں ان کے علاوہ بستی تھیں۔ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ یعنی انہوں نے بھی ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو اسلام پر قائم رہے اب حامیان قتل مرتد فرمائیں کہ ان لوگوں کا جرم صرف یہی تھا کہ انہوں نے ارتداد اختیار کیا

(باقی دیکھیں صـ ۶ پر)

# جاگنے کے آداب — احادیث نبویؐ کی روشنی میں

از محمد شفیع صاحب اشرف جامعۃ المبشرین ربوہ

—— ( ۱ ) ——

روحانی نقطہ نگاہ سے زیادہ سونا روحانی ترقیات اور کشفی حالات کے منافی سمجھا گیا ہے اور اولیاء کے مسلک میں کم گفتن اور دوسروں کے ساتھ ساتھ کم خفتن بھی نہایت اہم اور ضروری امر ہے۔ سحر خیزی اور شب بیداری کو انسان کے روحانی اور جسمانی کمالات کے لئے زینہ سمجھا گیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان اگر اپنے روز و شب کے بیشتر اوقات گراں خوابی اور نیند کی مدہوشیوں میں ہی گذار دے تو نہ صرف یہ کہ دینی امور کی سرانجام دہی میں بہت پیچھے رہ جائے گا اور روحانی منازل اس سے دور تر رہیں گی بلکہ وہ عام دنیا کے کاروبار میں بھی آگے نہیں نکل سکے گا۔ کسی عربی شاعر کا یہ مصرعہ کہ

من طلب العلیٰ سہر اللیالی

کتنی واضح حقیقت کا حامل ہے کہ وہ شخص جو بلندیوں کا طالب اور ترقیات کا خواہاں ہوتا ہے وہ اکثر راتوں کو جاگتا اور بیدار رہتا ہے۔ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنے روز و شب ایک کر دیتا ہے۔

لیکن چونکہ نیند بھی ایک طبعی تقاضا ہے۔ دن بھر کی تھکاوٹ اور کام کاج کے بوجھ کی وجہ سے آرام اور راحت بھی ضروری شے ہے۔ اس لئے بہرحال ایک موزوں وقت تک اس کا اختیار کرنا بھی لابدی اور لازمی ہے۔ لیکن اسی ذریعہ آرام کو افراط کی حد تک لے جانا کشمکش حیات میں اپنے آپ کو ناکام ثابت کرنے کا سبب بنانا ہوتا ہے۔ اعتدال کی حد تک یہی چیز انسانی رہوار کیلئے مہمیز ہے۔ وہ اپنے اندر نشاط محسوس کرتے ہوئے زندگی کی روزانہ دوڑ میں قدم رکھتا ہے۔ مگر اس کا زیادہ استعمال اسے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ بہت کم سویا کرتے تھے اور صبح سویرے بہت جلد اٹھا کرتے تھے حتیٰ کہ تہجد اور نوافل کی ادائیگی کے بعد بھی کچھ عرصہ کے لئے آپؐ بستر پر تشریف لے جاتے یہانتک کہ فجر کی اذان ہو جاتی اور پھر آپؐ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے آتے۔

حضرت عائشہؓ سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ حضورؐ نیند سے کب جاگا کرتے تھے تو آپؓ نے فرمایا:-

کان یقوم اذا سمع الصارخ (بخاری)

کہ حضور مرغ کی اذان سن کر جاگ اٹھا کرتے تھے۔ ہمارے ہاں بھی مرغ کی اذان کا وقت ایک معروف اور مشہور روایتی وقت ہے۔ جیسے دیہات میں بالعموم مدنظر رکھا جاتا ہے اور شہروں وغیرہ میں جہاں مرغ ہوتے بھی بہت کم ہیں تعیین وقت کے لئے گھڑیوں سے کام لیا جاتا ہے۔ گو مرغ کی اذان کے وقت کی تعیین نہیں کی جاسکتی تاہم بالعموم یہ وقت سورج کے طلوع سے تین سوا تین گھنٹے قبل خیال کیا جاتا ہے۔ جس میں انسان سہولت اور آسانی سے نماز تہجد اور دیگر حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد فجر کی نماز باجماعت بھی پڑھ سکتا ہے۔

بہرحال مقصود اس سے یہ ہے کہ حضورؐ جلد جاگ جایا کرتے تھے اور باقی وقت اپنے رب کی تحمید اور تقدیس میں گذارا کرتے تھے۔ عام مسلمان بھی علےٰ حسب مراتب و توفیق آگے پیچھے جلد یا بدیر رات کو اٹھتے ہیں۔ لیکن ہر مسلمان کو لازماً جس وقت بیدار ہو جانا چاہیئے وہ یہی وقت ہے کہ جس میں چند نوافل کی ادائیگی کے بعد فجر کی نماز کا صحیح وقت بھی مل سکے۔

—— ( ۲ ) ——

آنکھ کھلنے وقت انسان راحت و آرام کے حصول کے بعد زندگی کے روزمرہ کے دھندوں کے لئے پھر عزم کرتا ہے گویا اب پھر اسے سارا دن دین یا دنیا کے کام کاج میں لگے رہنا ہوگا۔ اپنے اس تمام دن کے تیمن اور برکت کے لئے اور اس آرام اور راحت کے حصول کے شکریہ کے طور پر جو اس نے اپنے رب کی بنائی ہوئی رات میں کیا۔ اسے چند دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ جن میں اسے اس کے رب کی قدرت کا اعتراف اور اس کی اپنی بندگی اور بے بسی کا اقرار سکھایا گیا ہے۔ احادیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی اکثر ادعیہ مروی ہیں۔ جن تمام کا ذکر خالی از طوالت نہ ہوگا۔ تاہم جس دعا کے متعلق کثرت سے ذکر آتا ہے اور جو ہے بھی دوسری دعاؤں کی نسبت زیادہ جامع و مانع وہ یہ ہے

الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور (بخاری)

کہ ہر قسم کی تعریف و ستائش کا مستحق و سزاوار اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پاک ہے جس نے ہمیں سونے کے بعد جگایا۔ اور ایک نئی زندگی عطا فرمائی اور آخرکار اسی کی طرف اٹھایا جانا ہے۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اذا اصبحتم فقولوا اللھم بک اصبحنا و بک امسینا و بک نحیی و بک نموت (ابن ماجہ)

کہ جب تم صبح کو اٹھا کرو تو دعا پڑھا کرو کہ اے اللہ ہم تیرے (نام کے) ساتھ صبح کرتے ہیں اور شام کرتے ہیں۔ اور تیرے (نام کے) ساتھ ہی جاگتے اور سوتے ہیں۔

—— ( ۳ ) ——

آنکھ کھلتے ہی فوری طور پر بستر پر سے اٹھ کھڑے ہونے اور ہاتھ منہ دھو لینے میں بیماری کا احتمال ہوتا ہے بعض اوقات نیند کے اثرات ابھی زائل نہیں ہوئے ہوتے کہ آدمی بستر پر سے فوراً اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ مگر ابھی ایک قدم بھی چلا نہیں ہوتا کہ دھڑام سے فرش یا کسی اور چیز پر گر پڑتا ہے۔ ان احتمالات سے بچنے کے لئے جاگنے کے بعد ایک دو منٹ تک بستر میں ہی رہ کر آنکھوں وغیرہ کو ہاتھوں سے مل کر نیند کے اثرات کو زائل کر لینا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات وہ اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے گھر سوئے تو آپ نے دیکھا کہ حضورؐ نصف رات سے کچھ پہلے یا کچھ بعد جاگ پڑے۔ فجعل یمسح النوم عن وجھہ بیدہ اور اپنے ہاتھوں سے چہرہ کو مل کر اس سے نیند کے اثرات کو زائل کرنے لگ پڑے ثم قرأ العشر آیات من آخر سورۃ آل عمران ثم قام الی شن معلقۃ فتوضأ منھا فاحسن وضوءہ ثم قام یصلی (ابن ماجہ) اور پھر حضور نے (بستر پر ہی) سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور پھر اٹھ کر لٹکے ہوئے مشکیزے سے عمدہ طریق سے وضو فرمایا۔ اور پھر نماز شروع فرما دی۔

—— ( ۴ ) ——

جاگنے کے بعد اچھی طرح وضو کر لینا نہ صرف روحانی لحاظ سے مفید ہے کہ صبح کے ایسے پرسکون وقت میں نماز کیلئے محرک ہوتا ہے بلکہ طبی لحاظ سے بھی نہایت فائدہ مند ہے۔ بالخصوص ناک اور دانتوں کی صفائی کا ایک سہل اور بہترین ذریعہ ہے جس پر آج کے یورپین ڈاکٹروں نے انتہائی زور دیا ہے۔ لیکن قربان جاؤں اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ جنہوں نے کنایوں اور اشاروں میں ہی ایسے رموز کو بیان فرما دیا بلکہ خود کر کے دکھا بھی دیا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اذا استیقظ احدکم من منامہ فتوضأ فلیستنثر ثلاثاً فان الشیطان یبیت علی خیشومہ (بخاری) کہ جب تم میں کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے۔ کیونکہ موذی اور گندہ مواد (شیطان) رات بھر ناک میں رہا کرتا ہے۔

حضور کے حکم کے بعد جبکہ اس میں ناک کو تین بار دھونا بھی آجاتا ہے حضورؐ کا یہ فرمانا فلیستنثر ثلاثاً دراصل اسی مبالغہ کیلئے ہے جس کی صبح اٹھتے وقت ناک صاف کرنے میں ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ اس طرح ناک میں رات بھر کا جمع شدہ غلیظ اور گندہ مواد صاف اور دور ہو جائے۔

—— ( ۵ ) ——

جاگنے کے بعد منہ کی صفائی کی جتنی ضرورت ہوتی ہے وہ تو محتاج بیان ہی نہیں ہے۔ صحت کیلئے یہ چیز نہایت ہی ضروری ہے۔ مسواک کا حکم تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے وضو کے ساتھ ہی دیا ہے اور یہانتک تاکید فرمائی ہے کہ خود فرمایا اکثرت علیکم فی السواک (بخاری) کہ میں نے مسواک کے بارے میں تم سے بہت کچھ کہا ہے۔ لیکن صبح کے وقت تو حضورؐ کا بڑی شدت سے یہ معمول تھا کہ جاگنے کے بعد ضرور مسواک فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک (بخاری) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو استمراراً اپنے دہن مبارک کو مسواک سے صاف فرمایا کرتے تھے۔

—— ( ۶ ) ——

جاگنے کے آداب میں سے ایک اور ادب جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جاگنے کے معاً بعد وضو، مسواک یا کسی اور امر کیلئے پانی کی ضرورت ہو تو ہاتھ کو دھوئے بغیر اس میں نہیں ڈالنا چاہیئے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا استیقظ احدکم من نومہ فلیغسل یدہ قبل ان یدخلھا فی وضوءہ فان احدکم لا یدری این باتت یدہ (بخاری)

کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے جاگے۔ تو اسے چاہیئے کہ اپنے وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پیشتر انہیں دھولے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں کہاں لگتا رہا۔

## درخواست دعا

پندرہ روز سے میری بیوی ٹائیفائڈ سے بیمار ہے اور خاکسار بہت سی مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ ملک مہر الدین احمدی دوکاندار

# زمانۂ امن میں سول آبادی کی ذمہ واریاں

(از مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب جہلم)

زندہ بہادر اور بیدار قوموں کا یہ طریق ہوتا ہے۔ کہ وہ کبھی بھی غافل نہیں ہوتیں۔ کیونکہ زمانہ اس قسم کا ہے۔ کہ کمزور اور غافل قوم کو ظالم حکومتیں مغلوب کرنے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں۔ ہمارے لئے بھی بہت ضروری ہے کہ ہم ہر وقت تیار اور ہوشیار رہیں۔ تاریخ اس امر پر شاہد ہے۔ کہ کسی قوم کے عروج کے زمانہ میں ہی اسکی تباہی اور ہلاکت کا بیج بویا جا رہا ہوتا ہے۔ اس واسطے قرآن کریم نے فتوحات کے زمانہ میں کثرت سے تسبیح اور استغفار کا حکم دیا ہے۔ اور سورہ فلق میں حاسدین کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے۔

اس تمہید کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ کوئی جنگ جلد ہونے والی ہے۔ یا ہمارے ارادے جارحانہ ہیں۔ بلکہ یہ صرف لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے ہے۔ کیونکہ امن کی بہترین ضمانت اور امن کا قیام صرف اس بات پر ہوتا ہے۔ کہ قوم اور ملک ہر لحاظ سے مضبوط اور متحد ہو۔ جیسا کہ قرآن کریم میں "رابطوا" کے لفظ سے اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ سرحدوں کو مضبوط رکھنا اور وہاں گھوڑے باندھنا قیام امن کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ کسی حملہ کی نیت سے نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم کے مطابق کسی مسلمان کے لئے حملہ میں پہل کرنا ناجائز ہے۔ ہاں مدافعت کے لئے تلوار اٹھانا فرض ہے۔ اور اس کے صرف دو راستے ہی کھلے ہیں۔ یعنی فتح یا شہادت۔

زمانۂ امن میں فوج پر جو ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ ان کو بخوبی جانتے ہیں۔ اور وہ ضروری مشق اور ٹریننگ وغیرہ جاری رکھتے ہیں۔ مگر سول آبادی بالعموم اس بات سے غافل رہتی ہے۔ کہ زمانۂ امن میں ان کی کیا ذمہ واریاں ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ مختصر طور پر اس کے متعلق کچھ بیان کر دیا جائے۔

**پبلک مورال:۔** سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہے۔ کہ جنگ کے دنوں میں پبلک کا مورال (حوصلہ۔ عزم۔ صحت۔ اور استقلال کی روح) قائم رکھا جائے۔ اور Panic (افراتفری اور بھاگڑ) پیدا نہ ہونے دی جائے۔ مورال کا ستیاناس کرنے والی سب سے خطرناک چیز غلط افواہیں ہوتی ہیں۔ جہاں حکام کا یہ فرض ہے کہ وہ صحیح معلومات جلد پبلک تک پہنچاتے رہیں۔ وہاں پبلک کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ افواہ کو بغیر تحقیق کے نہ مان لیا کریں۔ کئی باتیں (خواہ وہ کامیابی کی اور خوشی کی ہوں) ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان کو پبلک میں مشتہر کرنا مفاد عامہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے خبروں پر سنسر ضروری ہوتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ پبلک کو بالکل اندھیرے میں رکھا جائے۔ غلط افواہوں کے علاوہ افراد کے متعلق غداری اور بزدلی کے واقعات کی تشہیر کو روکنا بھی ضروری ہے۔ اور اخبارات کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے واقعات کی اشاعت کو روکیں۔ کیونکہ اس طرح قوم میں غداری اور بزدلی کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور لوگ جب سنتے ہیں کہ فلاں بڑے افسر کا یہ حال ہے۔ اور ایسے افراد سینکڑوں ہیں۔ تو وہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ ہم نے بھی اگر یہ کام کر لیا۔ تو یہ کونسا جرم یا گناہ ہوگا۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ من قال ھلک القوم فھو اھلکہ۔ جس نے قوم میں اس بات کی تشہیر کی۔ کہ قوم میں فلاں عیب پیدا ہو گیا ہے۔ وہی اس عیب کے عام کر دینے کا مجرم ہوگا۔ اس حدیث میں ایک لطیف نفسیاتی نکتہ قوموں میں کسی نیکی کے پھیلانے یا کسی بدی کے مٹانے کا بیان ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ جس نیکی کو قوم میں پھیلانا ہو۔ اس کی خوب اشاعت کرو۔ اور جس عیب کو مٹانا ہو۔ اس کی تشہیر کو روکو۔ مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں خود مسلمان ایڈیٹر (الاماشاء اللہ) اس حدیث کی خوب خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور خلاف شریعت افعال (زنا۔ قتل چوری۔ شراب نوشی۔ دھوکہ۔ فریب۔ غداری اور بزدلی) کے واقعات کی اشاعت کر کے قوم کے کیریکٹر کو برباد کر رہے ہیں۔

مورال کے گر جانے اور بھاگڑ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ بغیر تحقیقات کے مکانوں کو چھوڑ کر سڑکوں پر آ جاتے ہیں۔ اور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سڑکیں عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں اور بیماروں سے اٹ جاتی ہیں۔ اور فوجی ٹینک اور مسلح کاریں اور توپخانے آسانی سے گذر نہیں سکتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یا تو وہ پناہ گیروں کو روند کر دشمن تک پہنچ سکتی ہیں۔ یا اگر ان کو بچانے کی کوشش کریں۔ تو دشمن کا مقابلہ جلدی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ گذشتہ جنگ عظیم میں فرانس کے گرنے کا ایک یہ بھی باعث تھا۔ کہ کثرت سے لوگ سڑکوں پر بھاگ کر آ گئے۔ فوج کی نقل و حرکت میں سخت رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ اور جرمن فوج فرانس میں داخل ہو گئی۔

پس سول حکام کا یہ فرض ہے۔ کہ پبلک کو کنٹرول میں رکھیں۔ اور سرحدی علاقوں کو اگر خالی کرنا بھی پڑے۔ تو وہ کسی انتظام کے ماتحت ہو۔ یعنی وہ خود ان کے لئے سواری باربرداری اور خوراک کپڑے وغیرہ کا انتظام کریں۔ نہ یہ کہ ملٹری سے امید رکھیں کہ وہ یہ کام ان کے لئے کرے۔ کیونکہ ملٹری والے اگر سول آبادی کو سنبھالنے میں لگے رہیں۔ تو دشمن کا مقابلہ کون کرے گا۔ دوسرے اپنے عزیزوں اور بھائی بندوں کو اس خستہ حالی میں دیکھ کر سپاہیوں کا اپنا مورال بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس فکر میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ معلوم نہیں ہمارے اپنے بیوی بچوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔

**ہوم فرنٹ:۔** ایام امن میں دوسری ضروری شے ہوم فرنٹ کو مضبوط کرنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہر شہری عورت ہو یا مرد۔ جوان ہو یا بوڑھا۔ بچہ ہو یا بیمار۔ کسی نہ کسی ہتھیار کا استعمال کرنا سیکھے۔ خواہ وہ گتکا ہو یا لاٹھی۔ تلوار ہو یا بندوق۔ پستول ہو یا ٹامی گن۔ اور اس کے لئے کثرت سے رائفل کلبیں ہونی چاہئیں۔ اسی طرح A.R.P کی تربیت بھی ضروری ہے۔ یعنی ہوائی حملہ کے وقت کس طرح پناہ لی جائے۔ زخمیوں کو کس طرح نکالا جائے۔ اور ان کی مرہم پٹی کر کے محفوظ مقام پر کس طرح لایا جائے۔ پھر آگ بجھانے والی پارٹیاں اس کے علاوہ ہوں گی۔ (اس کے متعلق تفصیلی مضامین کا سلسلہ "الفضل" میں کئی دنوں تک نکلتا رہا۔)

اس کے ساتھ ہی گوریلا وار کی تربیت بھی ضروری ہوتی ہے۔ کہ دشمن اگر شہر میں گھس آئے۔ تو کس طرح ہر گلی۔ ہر کوچہ بلکہ ہر مکان میں اس کا مقابلہ کیا جائے۔ اس کے لئے اگر ہتھیار پاس نہ ہوں۔ تو عورتیں اور بچے بعض معمولی مگر دشمن کو گرا دینے والے سامان مثلاً گندھک کا تیزاب اور نمک مرچ باریک پسا ہوا اس کے منہ پر پھینک سکتے ہیں۔

ہوم فرنٹ کا ہی ایک نہایت ضروری پہلو حکومت ملک اور قوم کے ساتھ وفاداری ہے۔ اگر ایک شخص بھی غداری کر کے جاسوسی کرتا ہو۔ یا ففتھ کالم بنا ہوا ہو۔ تو وہ ساری قوم کو ہلاک کرا سکتا ہے۔ اور سامان حرب دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ جاسوسوں اور غداروں کو تلاش کر کے ان کی اطلاع متعلقہ حکام کو دی جائے۔ آج کل کثرت سے بھارت مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال کر پاکستان بھیج رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس طرح وہ اپنے جاسوس بھی ساتھ بھیج رہا ہو۔ جس طرح ہٹلر نے دوسری جنگ عظیم سے قبل لاکھوں یہودی جرمنی سے باہر نکالے تھے۔ اور اس سے اسکی غرض یہ بھی تھی۔ کہ اس طرح اپنے جاسوس یورپ میں پھیلا دے۔ پس پناہ گیروں کی بھی نگرانی ضروری ہے۔

**آلاتِ حرب کا صحیح علم:۔** تیسری ضروری بات جسکی تربیت ایام امن میں سول آبادی کے لئے ضروری ہے۔ یہ ہے کہ پبلک کو آلات حرب کی ہلاکت آفرینی کا صحیح علم دیا جائے۔ عام طور پر عوام چونکہ آلاتِ حرب سے مانوس نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کے دل میں ان کی ہلاکت کی قوت کے متعلق مبالغہ کی حد تک خیالات پائے جاتے ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ ان کو ان آلات سے مانوس کرایا جائے۔ اور ان کا صحیح علم دیا جائے۔ اول اس لئے کہ ان کے دل سے ان آلات کی وحشت کا جھوٹا خوف نکل جائے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ اگر یہ آلات ان کو دشمن کے ہاتھ سے گرے ہوئے مل جائیں۔ یا ان کو دشمن سے چھینا جائے۔ تو وہ ان کو استعمال کر سکیں۔ خوف ہمیشہ نیم علم سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر کسی شے کا بالکل علم نہ ہو۔ تو بھی خوف نہیں ہوتا۔ بچہ عدم علم کی وجہ سے موذی اشیاء۔ آگ۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ سے طبعاً نہیں ڈرتا۔ اور ان کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اگر ایک دفعہ اس کو ان کا ضرر پہنچ جائے۔ تو پھر ان سے ڈرتا ہے۔ یا پھر اگر کسی شے کا پورا اور مکمل علم ہو جائے۔ تو بھی انسان نہیں ڈرتا۔ اگر کسی جنگل میں کوئی بچہ پڑا ہو۔ تو وہ درندوں سے خوف نہیں کھائے گا۔ کیونکہ اس کو علم نہیں۔ کہ یہاں کیا خطرات ہیں۔ لیکن ایک جوان آدمی خوف کھاتا ہے۔ مگر اس کے برخلاف اگر کوئی پارٹی آلات شکار سے مسلح ہو۔ اور ان کے پاس بکتر بند کار بھی ہو۔ تو ان کو خوف نہ ہوگا۔ اسی طرح جن کو اللہ تعالیٰ پر ایمان یا اسکی صفاتِ غضب کا علم نہیں ہوتا۔ وہ خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے لیکن جو خدا تعالیٰ کے عالم بندے ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اور جتنا بھی کوئی علم اور عرفان میں زیادہ ہو۔ اتنا ہی وہ زیادہ ڈرتا ہے۔

"ہر کہ عارف تر است ترساں تر"

قرآن کریم میں آتا ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ پس خوف نیم علم سے ہوتا ہے۔ عدم علم اور کامل علم دونوں نڈر بنا دیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے کامل بندے باوجود صفات کا علم رکھنے کے نڈر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کامل علم کسی انسان کو ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کا ادراک اسی حد تک ممکن ہے۔ جس حد تک وہ خود انسان پر ظاہر کرے۔ لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر تا اللہ تعالیٰ کی کنہ معلوم کرنی ناممکن ہے۔ پس یہاں زیادہ اور کامل علم سے بے خوف ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (باقی)

## دعائے مغفرت

شیخ غلام محمد صاحب پروپرائٹر گلیکسو ایجنڈ کو کے جواں سال صاحبزادے شیخ محمد اقبال صاحب ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۴/۹/۵۱ کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (محمد یحییٰ زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ نیلہ گنبد لاہور)

# غیر مبائعین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے سلوک

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب)

گذشتہ دنوں غیر مبائع بھائیوں کی طرف سے ایک دلیرانہ اقدام کی کوشش کی گئی۔ مگر افسوس کہ انہوں نے اسے دلیرانہ رہنے نہ دیا۔ ہماری طرف سے اکثر یہ مطالبہ رہتا ہے۔ کہ ہمارے غیر مبائع دوست حضور اقدس کی ۱۹۰۱ء سے قبل کی تصنیفات شائع کرنے کی طرف تو ایک حد تک توجہ دیتے ہیں مگر ۱۹۰۱ء کے بعد کی تصنیفات اور خصوصاً وہ جن میں حضور نے خاص طور پر اپنا درجہ اور مقام بیان فرمایا ہے ایسی کتب کی اشاعت سے وہ کنارہ کشی کر جاتے ہیں۔

"ایک غلطی کا ازالہ" حضور کی تصنیف بھی ایسی ہی کتب میں سے ایک ہے۔

مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی تھی۔ جب محترم شیخ محمد طفیل صاحب نے مجھے بتایا۔ کہ وہ "ایک غلطی کا ازالہ" کتاب کا ترجمہ بزبان انگریزی شائع کر رہے ہیں۔ مگر جب وہ انگریزی ترجمہ مجھے پہنچا۔ تو اس دلیرانہ اقدام کی حقیقت واضح ہو گئی۔ یہ چھ صفحات کا چھوٹا سا رسالہ جسے حضور علیہ السلام نے محض توضیح کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ اور جس کا مقصد وحید صرف اور صرف یہی تھا۔ کہ آپ اپنے مقام کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کریں۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ ایسے رسالہ کو بجائے خود ایک "وضاحت" تھی۔ بغیر کسی حاشیہ آرائی کے شائع کر دیا جاتا۔ مگر نہیں۔ اس اقدام کا انہیں حوصلہ نہ پڑا۔ اور ناچار شائع کیا بھی تو چار صفحات تعارف کے نام پر اس رسالہ کے پہلے لگانے ضروری سمجھے گئے اور چھ سات صفحات کی توضیحات بعد میں ایزاد کر دیں۔

یہ ایزادیاں کس لئے ضروری سمجھی گئیں یہ محتاج بیان نہیں۔ لیکن ایک امر ضرور عرض کروں گا۔ کہ ان حاشیہ آرائیوں نے حضور علیہ السلام کی محنت کو ضائع ضرور کر دیا ہے۔ اور حضور کی توضیحات کو مبہم بنا کر کالعدم کر دیا ہے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ اب یہ ہے۔ کہ یہ توضیحی تحریرات اب پھر قابل توضیح ہو گئی ہیں جناب شیخ صاحب اپنی توضیحات کی بجائے حضور ہی کی توضیحات پر اگر قناعت کرتے اور اسی کو اپنا جزو ایمان بنا لیتے تو کیا خوب تھا۔ مگر نہیں، ایسا کرنے سے مقصد فوت ہوتا ہوا نظر آیا۔ تو حاشیہ آرائی کے سوا چارہ نہ رہا۔

پھر مزید افسوس اس بات کا ہے۔ کہ جس غلطی کا ازالہ حضور نے فرمانا چاہا تھا اس غلطی کا ارتکاب پھر اسی جگہ کیا گیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے واضح فرمایا تھا۔ کہ کوئی شخص آپ کے نبی ہونے سے "انکار محض" کرے۔ مگر اس رسالہ کے اخیر میں جہاں عقائد کا بیان ہے۔ جناب شیخ صاحب عقائد کے نیچے بیان فرماتے ہیں۔

— "مرزا غلام احمد قادیانی نبی نہ تھے"۔ میں اس عقیدہ کے اظہار پر نہایت خلوص نیت سے اپنے غیر مبائع بھائیوں سے انصاف کے نام پر اپیل کروں گا۔ کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں۔ کیا یہ امر بالبداہت ثابت نہیں کہ حضور علیہ السلام نے ایک قسم کی نبوت سے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ اور فیضان کے بغیر ہو ہمیشہ انکار کیا ہے۔ اور ایسی نبوت جو بطور آپ کی اتباع سے ملتی ہے۔ اور جس کے لئے امتی ہونا ضروری ہے۔ ہاں ایسی نبوت جس میں ایک شخص حضرت خاتم المرسلین کا غلام ہو کر تواتر اور کثرت کے ساتھ شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل کرے حضور ضرور ملتے ہیں۔ ایسی نبوت سے میں نے کبھی بھی انکار نہیں کیا ایسی واضح تحریرات کے ہوتے ہوئے آپ کے مقام نبوت سے "انکار محض" کر جانا دیانتداری نہیں کہلا سکتا۔ اغیار کی ہمدردی کے حصول کی خاطر عقائد میں تغیر و تبدل نہ تو مستحسن قدم ہے اور نہ نتیجہ خیز۔ اس اصل کو ہمارے بھائی پہلے بھی آزما چکے ہیں اور آئندہ بھی آزما کر دیکھ لیں۔ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ خواہ احمدیت کے امتیازی نشان کو ترک کر کے حنفی المذہب ہونے کی آڑ ہی کیوں نہ لیں۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ ایسی کروٹیں بدلنا انجام کار کیا رنگ لائے گا۔

فتفکروا یا اولی الابصار

## خطبات ۔ نور

بابو عبد الحمید صاحب آڈیٹر نے جزاہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے خطبات جمع کر کے آپ کی زندگی میں ہی ۱۹۱۲ء میں دو حصوں میں شائع کئے۔ حصہ اول کا حجم ۱۱۲ صفحات اور حصہ دوم کا حجم ۲۶۰ صفحات تھا۔ حصہ اول تو ہمیں کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکا۔ حصہ دوم کے کچھ نسخے ہمیں کسی ایک دوست سے مل گئے ہیں۔

حصہ دوم میں ۱۴ رجنوری ۱۹۰۲ء سے لیکر یکم جولائی ۱۹۱۰ء تک کے یعنی آٹھ سالوں کے خطبات ہیں۔ ان خطبات میں اتنی کشش ہے کہ دل چاہتا ہے کہ پڑھتے ہی چلے جائیں۔ انہیں خطبات میں وہ پیشگوئی ہے جو ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صداقت کے متعلق پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ "ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں۔ کہ اس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کیلئے کہی ہے (صفحہ ۳۲۵) یہ بات آپ نے ۱۴ رجنوری ۱۹۱۰ء کو فرمائی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت مرزا محمود احمد صاحب ۲۵ برس کی عمر میں خلیفہ ہوئے۔ آپ کو قرآن شریف سے جو عشق ہے وہ اظہر من الشمس ہے اور تیسری چیز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی عمر میں بھی برکت دی ہے۔ غرض خطبات نور ایک خزانہ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر ؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ امت محمدیہ کا ہر فرد "نور دین" بن جاتا۔ ہر فرد "نور دین" بن سکتا تھا۔ اگر اس کا دل یقین کے نور سے پُر ہو جاتا۔ اس عالی مقام انسان کے کلمات طیبات پڑھنے سے ایک نور دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور آپ ان کو پڑھنے کے بعد اپنے اندر ایک تبدیلی پائیں گے۔ ہدیہ بے جلد ع مجلد عاً محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

(انچارج بک ڈپو تحریک جدید ربوہ)

## فہرست وصولی چندہ برائے تعمیر چاردیواری بہشتی مقبرہ قادیان از جماعت ہائے پاکستان

(۳)

| نام | رقم |
|---|---|
| علی احمد صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ | ۳۰-۸-۰ |
| مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی ربوہ | ۱-۰-۰ |
| سید عبد السلام صاحب ۔ سید صادق علی صاحب ۱/- ؛ حکیم عبد اللہ صاحب ۱/- ؛ عبد الرشید صاحب فاروق ۲/- ؛ سید لطیف صاحب انیس ۱/- ؛ سید محمود علی صاحب ۱/- | ۱۵-۰-۰ |
| محمد حسین صاحب گکھڑ ضلع گوجرانوالہ | ۹-۸-۰ |
| شیخ معظم حسین صاحب وکیل سیکرٹری مال منڈی بہاؤالدین | ۱۳-۰-۰ |
| نذیر احمد صاحب مہاجر بلڈ پو چکوالی | ۵-۰-۰ |
| سلیم خورشید صاحب معرفت کیپٹن نور احمد صاحب قصور | ۱۴-۸-۰ |
| سید صادق علی صاحب سیکرٹری مال حلقہ ب ربوہ | ۱-۰-۰ |
| " " بحساب غلام محمد صاحب بوٹ میکر | |
| " " منشی محمد اسمٰعیل صاحب دوکاندار | ۲-۰-۰ |
| " " مستری خلیل احمد صاحب | ۲-۰-۰ |
| " " منشی محمد الدین صاحب | ۱-۰-۰ |
| شرف الدین صاحب سیکرٹری مال رائیکے سیالکوٹ | ۲-۰-۰ |
| قریشی محمود الحسن صاحب سرگودھا بحساب اہلیہ خود | ۵-۰-۰ |
| میاں عبد الرشید صاحب بیانی سرگودھا بحساب دفتر | ۱-۰-۰ |
| ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی بیانی سرگودھا | ۱-۰-۰ |
| بابو فقیر اللہ صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال بحساب سلطان پورہ لاہور | ۱-۰-۰ |
| لفٹننٹ نظام الدین صاحب ڈگری گھماں ضلع سیالکوٹ | ۲۰-۰-۰ |
| مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ افریقہ ربوہ | ۱-۰-۰ |
| حبیب الرحمن صاحب بذریعہ جماعت کوٹ اود ضلع مظفر گڑھ | ۴-۰-۰ |
| مستری لعل خان صاحب فورٹ منڈیمن بلوچستان | ۷-۸-۰ |
| احسان اللہ صاحب سیکرٹری مال ڈرگ روڈ کراچی | ۴-۱۴-۰ |
| میمونہ صوفیہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ ربوہ | ۲-۰-۰ |
| لطیف احمد صاحب طاہر پرنس روڈ کراچی | ۸۸-۰-۰ |
| قاضی شریف الدین صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ | ۵-۰-۰ |
| لفٹننٹ صاحب دین صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ | ۱۰-۰-۰ |
| احمد حسین صاحب " " راولپنڈی | ۱۱۴-۰-۰ |
| استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ ربوہ ؛ بحساب لجنہ ماڈل ٹاؤن لاہور | ۳۵-۰-۰ |
| ملک عبد الغنی صاحب معرفت شریف احمد صاحب سیکرٹری مال میانوالی بحساب پیر منیر احمد صاحب | ۲-۰-۰ |
| علی محمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ جیل روڈ لاہور | ۴۵-۰-۰ |
| سید صادق علی صاحب سیکرٹری مال بحساب شیخ نذیر احمد صاحب بزاز ربوہ | ۱-۰-۰ |
| غلام محمد صاحب سیکرٹری مال صوابہ | ۲-۰-۰ |

| نام | رقم |
|---|---|
| خواجہ ثناء اللہ صاحب گلگت | ۱۴-۰-۰ |
| عبد الستار صاحب سیکرٹری مال نوشہرہ چھاؤنی | ۸-۰-۰ |
| خدا بخش صاحب حلقہ باغبانپورہ لاہور | ۳-۸-۰ |
| راجہ بشیر احمد صاحب بھڑ رانجھا ضلع سرگودھا | ۴-۰-۰ |
| حکیم احمد علی صاحب دواخانہ احمدیہ کاسرولا جنگ ضلع لاہور | ۵-۰-۰ |
| ڈاکٹر سراج الدین صاحب انچارج سول ہسپتال کوہلو بلوچستان | ۳-۰-۰ |
| حکیم محمد سعید صاحب سیکرٹری مال موہنگ گجرات | ۲-۰-۰ |
| مخدوم نذیر احمد صاحب میو ہسپتال لاہور | ۵-۰-۰ |
| بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال جڑانوالہ | ۲-۰-۰ |
| لال الدین صاحب " " [illegible] حافظ آباد | ۷-۰-۰ |
| عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ۱۲۵ [illegible] سندھ | ۴-۰-۰ |
| بابو عبد الغنی صاحب امیر جماعت لکھیانہ شہر | ۵-۸-۰ |
| چوہدری عبد الخالق صاحب سیکرٹری مال ۲۷۸ ر۔ب لائل پور بحساب محمد ابراہیم صاحب | ۰-۸-۰ |
| سید صادق علی صاحب بحساب محمد الدین صاحب درزی ربوہ | ۷-۱۲-۰ |
| عبد الرحیم صاحب سیکرٹری مال جہلم | ۱۰-۰-۰ |
| عبد الحمید صاحب ڈی۔ ایس۔ پی پشاور بحساب شمس الدین صاحب | ۱۴-۰-۰ |
| فضل الدین صاحب سیکرٹری مال ناصر آباد سٹیٹ سندھ | ۶-۰-۰ |
| ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خان اٹک | ۲۶-۰-۰ |
| محمد ملک صاحب پریذیڈنٹ نور کوٹ سندھ | ۰-۸-۰ |
| چوہدری منیر احمد صاحب پریذیڈنٹ [illegible] سرگودھا | ۱-۰-۰ |
| انوار احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۶۱ سیدوالا ضلع لائل پور | ۶-۱۳-۶ |
| غلام احمد صاحب سیکرٹری مال ۹۹ شمالی سرگودھا | ۷-۸-۰ |
| غلام رسول صاحب نائب امیر سرگودھا بحساب مرزا عبد الحق صاحب | ۵-۰-۰ |
| غلام رسول صاحب نائب امیر سرگودھا بحساب لجنہ اماء اللہ سرگودھا | ۲-۰-۰ |
| استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ ربوہ بحساب ادرحمہ | ۴-۰-۰ |
| محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال چک ۳۴ ج۔ب ضلع لائل پور | ۱۲-۰-۰ |
| فتح محمد صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان | ۱۰-۱۱-۰ |

(باقی صفحہ ۷)

| نام | رقم | نام | رقم |
|---|---|---|---|
| عبدالرحمن شاہ صاحب چک ۲۷ ج ب ضلع لائل پور | ۹-۰-۰ | غلام اللہ صاحب سیکرٹری ۲۷/D لیہ محمد بوٹا ضلع تھرپارکر سندھ | ۱-۰-۰ |
| صوفی بشارت الرحمن صاحب پروفیسر ٹی۔آئی۔کالج لاہور | ۱۰-۰-۰ | چوہدری نواب دین صاحب سیکرٹری ڈیریانوالی چک ۳۳ شیخوپورہ | ۱۷-۰-۰ |
| احمد دین صاحب سٹور کیپر کیمبل کمپنی کھیوڑہ ضلع جہلم | ۵-۰-۰ | سید محمد یوسف شاہ صاحب سیکرٹری گنگھڑ گجرات | ۳-۰-۰ |
| مرزا احمد دین صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی شہر | ۲۶-۸-۰ | جلال الدین صاحب " بڈیارہ لاہور | ۲-۰-۰ |
| محمود احمد صاحب سیکرٹری مال نیلہ گنبد لاہور | ۲-۰-۰ | عبدالعزیز صاحب " کھاریاں گجرات | ۱-۸-۰ |
| قاضی محمد شریف الدین صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ | ۲۳-۰-۰ | ڈاکٹر مظفر احمد صاحب " ٹیکسلا | ۱۰-۰-۰ |
| قریشی محمد حسین صاحب حافظ آباد | ۳-۰-۰ | عزیزالدین صاحب " ظفروال سیالکوٹ / سحباب نذیر فاطمہ صاحبہ | ۴-۸-۰ |
| نیاز محمد صاحب میڈیکل پریکٹیشنر چک ۱۱۹/D.R منٹگمری | ۵-۰-۰ | دفتر حفاظت مرکز بحباب بیگم صاحبہ نواب عبداللہ خانصاحب رتن باغ لاہور | ۵-۰-۰ |
| | | محمد حسین صاحب سیکرٹری مال بھاگووال سیالکوٹ | ۹-۱۲-۰ |

# چودہ روزہ تربیتی کورس نمبر ۳

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے معاً بعد یعنی ۱۷ اکتوبر سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۱ء تک ربوہ میں تربیتی کورس نمبر ۳ شروع ہو جائیگا۔ اس میں شمولیت کے لئے ابھی تک اکثر مجالس کی طرف سے کسی نمائندہ کا نام تجویز نہیں ہوا۔ جس مجلس نے اس وقت تک پہلے دو کیمپوں میں اپنا کوئی نمائندہ نہیں بھجوایا۔ اس کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے اور تیسرے کیمپ میں اس کا نمائندہ آنا زیادہ ضروری ہے تا ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ربوہ میں آکر تربیت حاصل کر سکے۔ اور واپس جاکر دوسروں کو سکھلا سکے۔

تیسرے کیمپ کے نمائندگان کو مندرجہ ذیل سامان ہمراہ لانا چاہیئے۔

نکر۔ بنیان۔ کینوس شوز۔ ایک مگ یا گلاس۔ ایک پلیٹ۔ آٹھ کا پیالہ۔ ایک پنسل یا قلم یہ کورس سالانہ اجتماع کے معاً بعد شروع ہوگا۔ اسلئے اس میں شمولیت کے لئے آنے والے نمائندگان ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو صبح ۹ بجے تک ربوہ پہنچ جائیں۔ اور دفتر خدام الاحمدیہ میں رپورٹ کریں۔ کیمپ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مجلس مرکزیہ کی طرف سے مبلغ بیس روپے فی نمائندہ مقرر کئے گئے ہیں۔ چونکہ اکثر اشیاء قبل از وقت خریدنی پڑتی ہیں۔ اسلئے یہ رقم جلد از جلد مجالس کی طرف سے مرکز میں بھجوا دی جائے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# بیرونی ممالک میں ملازمت کا نادر موقعہ

بیرون پاکستان چند سکول ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ نہایت معقول ہوگی۔ تعلیمی قابلیت کے لئے بی اے پاس ہونا ضروری ہے۔ جو دوست جانا چاہیں۔ وہ ہمیں اپنی درخواستیں انگریزی میں ٹائپ کر کے بمعہ اپنی نقول سندات جو کہ مصدقہ ہوں بھجوا دیں۔ اپنے تجربہ عمر اور تاریخ پیدائش کا ذکر ہونا ضروری ہے۔ سرنامہ یعنی جس محکمہ کو درخواست لکھی گئی ہو خالی رہنے دیا جائے۔ تمام درخواست کنندگان کے لئے مقامی امیر کی تصدیق ضروری ہوگی۔ جو کہ درخواست پر نہ ہو بلکہ علیحدہ ہو۔ (وکیل التبشیر)

# نوٹس

## نارتھ ویسٹرن ریلوے

ملتان ڈویژن میں مندرجہ ذیل وینڈنگ اور کیٹرنگ کے ٹھیکوں کی خالی جگہیں پر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو دستخط کنندہ ذیل کے پاس زیادہ سے زیادہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست دہندہ ایسے مناسب افراد یا فرموں میں سے ہونا لازمی ہے۔ جو

(ا) وینڈنگ کا سابقہ تجربہ رکھتے ہوں۔ یا کیٹرنگ کے کام سے تعلق رکھتے ہوں۔

(ب) اس امر کا تسلی بخش ثبوت بہم پہنچا سکتے ہوں کہ مسافروں کی اطمینان بخش خدمت کیلئے مالی امداد دیگر ذرائع ان کے پاس موجود ہیں

(ج) اس امر کی ضمانت دے سکتے ہوں۔ کہ وہ خود یا اپنے انتظام کی ادارہ کے ذریعہ کام کو چلائیں گے منافع خوری کی غرض سے محض واسطہ بن کر کسی دوسرے کے حوالہ کام نہ کریں گے۔ درخواست دہندوں کو اس بات کی وضاحت کرنی ہوگی۔ کہ ان کے پاس نارتھ ویسٹرن کے کسی دوسرے مقام پر کیٹرنگ کا ٹھیکہ نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کو جو پہلے ہی کسی دوسرے سٹیشن پر کیٹرنگ کا ٹھیکہ لے چکے ہیں۔ درخواست دینے کی ضرورت نہیں۔

درخواست دہندوں کو مجسٹریٹ درجہ اول کی تصدیق بھی پیش کرنی لازمی ہے۔ کہ ان کا چال چلن درست ہے۔

درخواست دہندوں کو اپنی درخواستوں کی وضاحت کے ساتھ اپنا پورا نام، اپنے والد کا نام اور گھر کا پتہ اور اگر درخواست دہندہ فرم ہو۔ تو اس صورت میں تمام حصہ داروں کے پورے نام مع ولدیت درج کرنی ہوگی۔

| نمبر شمار | سٹیشن | ٹھیکہ کی نوعیت |
|---|---|---|
| ۱ | شیخ واہن | روٹی۔ پھل۔ سیگریٹ۔ مٹھائی |
| ۲ | حاصل پور | چائے اور شربت |
| ۳ | عارف والہ | " |
| ۴ | گھوٹکی | |

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے

**درخواست دعا:** بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے سر پر سخت چوٹ لگی ہے۔ اور سر کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اور ربوہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب اُن کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

## ایران اور برطانیہ میں سفارتی تعلقات ختم ہو جانے کا امکان

طہران ۶ ستمبر۔ ایران کے غیر ملکی حلقوں میں حکومت ایران کے اس مجوزہ الٹی میٹم پر سخت تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے جس میں برطانیہ کو انتباہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر پندرہ دنوں کے اندر اندر ایران کی تجاویز قبول نہ کی گئیں۔ تو تیل کی صنعت سے متعلق تمام برطانی کاریگروں کو ایران سے نکال دیا جائے گا۔ یہ فیصلہ برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کرنے کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ آج ایرانی مجلس کا ایک غیر معمولی اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں ڈاکٹر مصدق کا بیان سننے کے بعد ان کے حق میں اعتماد کا ووٹ پاس کیا جائیگا۔ اور پھر الٹی میٹم برطانی سفارت خانہ کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا جائیگا۔ لندن کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے ایران کی اس دھمکی کو بین الاقوامی عدالت کے عبوری فیصلے کی ایک اور خلاف ورزی قرار دیا۔ (اسٹار)

## ایران ابھی برطانیہ کو الٹی میٹم نہیں بھیجے گا

طہران ۶ ستمبر۔ رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ ایرانی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ برطانیہ کو ابھی یہ الٹی میٹم نہیں بھیجا جائے گا۔ کہ وہ ایران سے تیل کے تنازعہ کے متعلق پھر بات چیت شروع کرے۔ ورنہ اباداں اور تیل کے دوسرے علاقوں سے برطانوی اسٹاف کو نکال دیا جائے گا۔

## جاپان کے معاہدہ پر دستخط کرنے سے روس کا انکار

سان فرانسسکو ۶ ستمبر۔ ایک روسی مندوب نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ روس معاہدۂ جاپان پر دستخط ثبت نہیں کرے گا۔ بعض امریکی افسروں کا بیان ہے۔ کہ تعجب نہ تھا۔ روس بعض شرائط کے تحت اس پر دستخط کرنے کو تیار ہو جاتا۔ لیکن اس سے روسیوں کو جاپان میں لامتناہی مشکلات پیدا کرنے کا موقع مل جاتا۔ (اسٹار)

## مسولینی کی لاش اس کے وارثوں کو دیدی جائیگی

روم ۶ ستمبر۔ طویل مذاکرات کے بعد اطالیہ نے مسولینی کی لاش کو خفیہ مقام سے نکال کر اس کے وارثوں کے حوالے کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ مسولینی کے رشتہ دار ایک بالکل پرائیویٹ تقریب میں ایک گاؤں پری ڈیو میں اسے دفن کریں گے۔ یہ مسولینی کی جائے پیدائش ہے۔ (اسٹار)

## ۱۲۰۰۰ میل لگاتار پرواز کرنے والا طیارہ

لندن ۶ ستمبر۔ برطانیہ کے ہوائی جہازوں کے انجینئروں کا خیال ہے کہ ۱۹۵۳ء کی انگلستان سے نیوزی لینڈ تک فضائی دوڑ میں شامل ہونے والا برطانی طیارہ جیٹ ماڈل کا ہوگا۔ جسے راستہ میں پٹرول لینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس طیارہ میں ۶۰۰۰ گھوڑوں کی طاقت والا انجن ہوگا۔ لیکن بعض انجینئروں کا خیال ہے کہ انجن کی طاقت اس سے بھی زیادہ ہوگی۔ اس میں پٹرول دوسرے چھوٹے طیاروں سے زیادہ صرف نہیں ہوگا۔ (اسٹار)

## سان فرانسسکو کانفرنس کا نائب صدر چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو منتخب کیا جائیگا

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ جاپانی صلحنامہ کی کانفرنس میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کے لیڈر چودھری ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان غالباً کانفرنس کے نائب صدر منتخب کئے جائینگے

(زمیندار ۷ ستمبر)

## امریکہ اور روس میں ادھار پٹہ کی گفت و شنید کا التوا

واشنگٹن ۶ ستمبر۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ ادھار پٹہ پروگرام کے تحت زمانہ جنگ میں سوویٹ روس کو دیئے گئے۔ قرضے کی واپسی کے بارے میں ریاستہائے متحدہ امریکہ اور سوویٹ روس کے نمائندوں میں جو گفت و شنید جاری تھی۔ وہ ایک غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی کردی گئی ہے۔ تاکہ اس دوران میں سوویٹ روس کی ایک یادداشت پر غور و خوض کیا جائے۔ کل اس سلسلے میں دونوں ملکوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس طلب کیا گیا تھا۔ لیکن حکومت امریکہ کی خواہش پر یہ اجلاس ملتوی کردیا گیا۔ یاد رہے کہ ادھار پٹہ قرضے کے سلسلہ میں جو طویل گفت و شنید گزشتہ ایک سال سے ہو رہی ہے۔ اس کی دوسری قسط کا آغاز گزشتہ ہفتہ ہوا تھا (بی۔ بی۔ سی)

## مشرقی یورپ میں ۲۰ لاکھ اشخاص کو کمیونسٹ پارٹی سے خارج کردیا گیا

لندن ۶ ستمبر۔ لندن کے اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" میں مشرقی یورپ کے حالات کا مطالعہ کرنے والے ایک شخص مائیکل پادیو نے لکھا ہے۔ کہ ۱۹۴۹ء سے اب تک آہنی پردے والے چھ ممالک میں ۲۰ لاکھ کمیونسٹوں کو پارٹی سے خارج کیا جا چکا ہے۔ ان میں سابق سول افسروں کے متعلقین۔ پولیس اور مجسٹریٹ شامل ہیں۔ اکثر لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے کبھی عملی سیاسیات میں حصہ نہیں لیا۔ خارج کئے جانے والوں کی دوسری جماعت میں کمیونسٹوں کے تمام مخالفین یعنی اساتذہ۔ یونیورسٹی کے پروفیسر۔ ناولسٹ ڈرامانویس۔ شاعر۔ ایڈیٹر۔ صحافی۔ مذہبی کارکن اور پادری وغیرہ شامل ہیں۔ (اسٹار)

## انڈونیشیا جاپانی معاہدہ پر دستخط نہیں کرے گا

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ انڈونیشی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ شاید انڈونیشیا جاپانی معاہدہ پر دستخط نہ کرے کیونکہ اس سے حکومت میں انتشار پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف سے معاہدہ کی مخالفت کی گئی ہے ۔۔ لیبر پارٹی اور کرسچین پارٹی اور پارٹی نیشنل انڈونیشیا کے ارکان نے جو حکومت میں شریک ہیں۔ تو سان فرانسسکو میں وفد بھیجنے کی مخالفت بھی کی تھی۔ کیمیونسٹ پارٹی، مسجومی پارٹی اور پارٹی انڈونیشیا نے وفد بھیجنے کی حمایت تو کی۔ لیکن معاہدہ کو تسلیم کرنے کے معاملہ میں ان میں بھی اختلاف

## کھوکھراپار کے راستے پاکستان آنیوالے مسلمان مہاجرین پر ہندوستانی حکام کے مظالم

(اسٹار)

کراچی۔ ۵ ستمبر۔ معلوم ہے کہ اب کھوکھراپار کے راستے ۵۰ کے قریب ہندوستانی مہاجرین روزانہ مغربی پاکستان آتے ہیں اور فروری ۱۹۵۰ء سے اب تک ۳ لاکھ ۲۹ ہزار مہاجرین اس راستے مغربی پاکستان آئے ہیں۔ جو مہاجرین سندھ کی مشترک سرحد عبور کرکے پاکستان آتے ہیں۔ بھارت کے سرحدی حکام ان پر سخت مظالم توڑتے ہیں۔ سرحد کے کسٹم افسر اور پولیس والے تلاشی لیتے وقت انکا سارا سامان بکھیر دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص احتجاج کے طور پر خفیف سی آواز بھی نکالے۔ اس کی سخت بے عزتی کرتے ہیں۔ مہاجرین کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ قطار باندھ کر تپتی ریت اور جھلسا دینے والی دھوپ میں کھڑے رہیں۔ مہاجرین کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ اپنی ساری نقدی اور زیورات حکام کے پیش کریں لیکن اس نقدی اور زیورات کا بڑا حصہ واپس نہیں کیا جاتا ۔۔ اور مہاجرین کے احتجاجوں کی کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ جب مہاجرین ٹرینوں میں سفر کرتے ہیں تو انہیں بالکل معمولی باتوں پر سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ بطور مثال اگر کوئی مہاجر کھڑکی سے جھانکے تو اس کا یہ جرم ناقابل معافی قرار دیا جاتا ہے۔ اور فی الفور ریلوے مجسٹریٹ کی وساطت سے اس کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کرا دیئے جاتے ہیں۔ مجسٹریٹ اسے بڑی سے بڑی حد تک جرمانہ کرتا ہے۔ اور جب تک جرمانہ وصول نہیں کر لیا جاتا۔ مہاجر کو حراست میں رکھا جاتا ہے۔ مہاجرین کو شکایت ہے کہ ہندوستان کے ریلوے افسروں اور سرحدی افسروں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ مہاجرین ان کے ہاتھوں بے حد نالاں ہیں۔ لیکن ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مہاجر شکایت کرتا ہے کہ اس کے مال و اسباب کو بے دردی سے لوٹ لیا گیا ہے۔ تو اس کا باقی ماندہ مال و اسباب بھی سرحدی افسروں کے حق میں ضبط کر لیا جاتا ہے۔ اور اسے مار پیٹ کر پاکستان کی طرف دھکیل دیا جاتا ہے۔

## سردار بہادر خاں کی مراجعت کراچی

لندن ۶ ستمبر۔ آنریبل سردار بہادر خان وزیر مواصلات پاکستان بذریعہ طیارہ لندن سے کراچی روانہ ہوگئے ہیں۔ آپ جنیوا میں اقوام متحدہ کی اقتصادی اور مجلسی کونسل کے اجلاس میں پاکستانی وفد کے لیڈر تھے۔ آپ چند دنوں کے لئے لندن آئے تھے۔ لیکن اپنے قیام کے دوران میں کسی سرکاری بات چیت میں حصہ نہیں لیا۔

## برطانی جٹ طیاروں کی نمائش

لندن ۶ ستمبر۔ برطانوی طیارہ سازوں کی سوسائٹی کی نمائش میں جٹ طیارے بھی رکھے جائیں گے۔ یہ نمائش ۱۲ ستمبر کو شروع ہو رہی ہے۔ اور رائل ایئر فورس کے ایسے جٹ طیارے اس میں دکھائے جائیں گے۔ جن کے متعلق دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتار ہونے کا دعوے کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

## ایک کروڑ بارہ لاکھ ۔۔۔ ریڈیو

لندن ۶ ستمبر۔ محکمہ ڈاک کا بیان ہے کہ جولائی کے آخر تک برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ میں ریڈیو کے ایک کروڑ بارہ لاکھ لائسنس جاری کئے گئے ہیں۔ جن میں دس لاکھ کے قریب ٹیلی ویژن کے لائسنس بھی شامل ہیں۔ (اسٹار)